درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط و ترتیب: مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
نائب مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

# اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

## جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

## باب ماجاء فی کظم الغیظ

### غصہ پینے کا بیان

○ حدثنا العباس بن محمد الدوری وغیرواحد قالوا أنبانا عبدالله بن يزيد المقرى أخبرنا سعيد بن أبي أيوب ـ ثنى أبو مرحوم عبدالرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن أنس الجهنى عن أبيه عن النبى ﷺ قال: من كظم غيظاً وهو يستطيع ان ينفذه دعا الله يوم القيمة على رؤس الخلائق حتى يخيره فى أى الحور شاء هذا حديث حسن غريب.

ترجمہ: حضرت سہیل بن معاذ بن انس جہنی اپنے باپ معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے غصہ پی لیا حالانکہ وہ اس کو جاری کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تمام مخلوقات کے روبرو بلائے گا۔ تاکہ اس کو اختیار دے دے کہ جو بھی حُور اس کو پسند ہو لے لے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

توضیح وتشریح: کظم الغیظ:

کا معنی ہے غصہ پینا۔ کظم' تجرع کے معنی میں آتا ہے۔ یعنی گھونٹ گھونٹ کر پینا۔ مراد یہ ہے کہ جس سبب سے غصہ پیدا ہوا اس سبب کو برداشت کرنا اور اس پر صبر کرنا۔ غصہ کو برداشت کرنے میں نفس امارہ بالسوء سے جہاد کرنا اور اس کو مغلوب کرنا ہے' اس کی وجہ سے اس کی بڑی فضیلت اور بڑا اجر ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ آدمی پہلوان نہیں ہے جو لوگوں کو چت کرتا ہو' پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ یعنی حقیت میں پہلوان وہ آدمی ہے جو جہاد بالنفس کر کے نفس کو مغلوب بنا سکتا ہو' اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے'

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۔اس حدیث میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ جو آدمی اپنا غصہ نافذ کرسکتا ہو اور غصہ کے مقتضی پر عمل کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے باوجود وہ غصہ پی لے اور صبر وتحمل کرے تو ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یہ اعزاز دے گا کہ تمام مخلوقات کے سامنے برسرعام اس کو بلائے گا۔ اور اس کو اختیار دے گا کہ جنت کی حور میں سے جو بھی پسند کرے لے لے۔

ملاعلی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یہ بہترین بدلہ اور اجر وثواب صرف غصہ پینے پر دیا جاتا ہے۔تو جب اس کے ساتھ عفوودرگزر اور احسان بھی ہو (جو کہ آیت کریمہ میں تینوں مذکور ہیں) تو پھر اس کا اجر وثواب کیا ہوگا؟

<u>غصہ برداشت کرنے کی تدبیریں:</u>

احادیث مبارکہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے غصہ برداشت کرنے کے لئے یہ تدبیریں سکھادی ہیں کہ غصہ کی آگ بجھانے کے لئے وضو کرے اور اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔اور بیٹھا ہو تو زمین پر لیٹ جائے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔تو غصہ جاتا رہے گا۔

علامہ ابن القیمؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ تمام گناہ دو چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔غضب اور شہوت۔اور قوت غضبی کی انتہا قتل ہے۔اور قوت شہوانی کی انتہا زنا ہے۔اس وجہ سے اللہ تعالیٰ قتل اور زنا کو اکٹھے ذکر فرمایا۔

ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون (الایۃ) الفرقان۔(زادالمعاد)

---

# باب ماجاء فی إجلال الكبير

## بڑوں کے احترام کرنے کا بیان

○ حدثنا محمد بن المثنی أخبرنا یزید بن بیان العقیلی ثنی أبو الرحال الأنصاري عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: ما أكرم شاب شیخا لسنه إلا قیض الله له من یكرمه عند سنه...... هذا حدیث غریب لانعرفه إلا من حدیث هذا الشیخ یزید بن بیان وأبو الرجال الأنصاري آخر.

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی نوجوان کسی بوڑھے کا اکرام و احترام اس وجہ سے کرے کہ یہ بوڑھا اور عمر رسیدہ ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے کوئی ایسا آدمی (ساتھی) مقرر کرے گا جو اس کے بڑھاپے میں اس کا احترام کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو اسی شیخ یزید بن بیان کے بغیر کسی دوسری طریق سے نہیں پہچانتے ہیں۔اور ابوالرجال انصاری جو ہے یہ دوسرا راوی ہے۔

توضیح وتشریح: بڑوں کے ادب واحترام کو شریعت مقدسہ میں بہت اہمیت دی گئی ہے' ایک حدیث میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ جو آدمی ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرتا ہو اور ہمارے بڑوں کا احترام کرنا نہ جانتا ہو تو وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی جو شخص مسلمان ہونے اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ مسلمان بننے امتی بننے کی صفات اپنے اندر پیدا کردے۔ اور ان صفات میں سے ایک اہم صفت یہ ہے کہ مسلمان چھوٹوں پر شفقت کرے گا اور بڑوں کی تعظیم واحترام کرے گا۔ حدیث باب میں اس عمل پر نقد صلہ ملنے کی بشارت دی گئی ہے اور وہ یہ کہ جو بھی آدمی کسی بوڑھے کا صرف اس وجہ سے ادب واحترام کرے کہ وہ بوڑھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کے بڑھاپے کے دوران اس کے لئے ایسے خادم مقرر کردے گا جو کہ اس بڑھاپے میں اس کی خدمت تعظیم واحترام کریں گے۔

سچ یہ ہے کہ من خدم خدم جس نے خدمت کی وہ مخدوم بنے گا۔

آنکہ خدمت کرد او مخدوم شد　　　بے ادب از فضل رب محروم شد

لیسنابہ: اس کے بڑھاپے کی وجہ سے' اس کا مطلب یہ ہے کہ ویسے تو اپنے باپ کا' اپنے شیخ واستاذ کا اور اپنے پیرومرشد کا ادب واحترام تو عام طور پر لوگ کرتے ہیں یہ اپنی جگہ بہت ہی بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ لیکن ان تمام نسبتوں سے آزاد ہوکر صرف بڑھاپا بھی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ادب واحترام لازم ہوجاتا ہے۔ حدیث باب میں جو صلہ مذکور ہے یہ اس کے لئے ہے جو صرف بوڑھا ہونے کی وجہ سے کسی کا احترام کرے۔ یعنی ایک آدمی جو اس کا باپ نہیں' شیخ واستاد بھی نہیں ہے پیرومرشد بھی نہیں ہے۔ کوئی خان' کوئی ملک' اور کوئی چوہدری بھی نہیں ہے' لیکن یہ صرف اس کا بوڑھا اور سفید ریش ہونے کی وجہ سے اس کا اکرام وادب کرے اور ضرورت میں اس کی خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس خدمت کرنے والے کے بڑھاپے میں اس کی خدمت کے لئے لوگ مقرر کرے گا جو اس کی خدمت تعظیم وادب کریں گے۔ مثلاً گاڑی میں کوئی ضعیف اور بوڑھا شخص کے لئے جگہ نہ مل رہی ہو تو یہ اٹھ کر اپنی سیٹ پر اس کو بٹھا دے۔ اور خود کھڑا رہے۔ یا مسجد میں وہ جگہ کی تلاش میں ٹھوکریں کھا کر گھومتا ہو تو یہ خود کھڑا ہوکر دوسری جگہ چلا جائے اور اسے اپنی جگہ بٹھادے تا کہ بوڑھے اور ضعیف کو تکلیف نہ ہو اس کو آخرت میں بھی بہت بڑا اجر وثواب ملے گا۔ اور دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اس عمل کے موافق بدلہ دے گا۔ اور اس کی ضعیفی میں اس کے لئے خادم مقرر فرمائے گا۔ اس حدیث کی صداقت کو لوگ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ جو لوگ اپنے والدین' اساتذہ' بوڑھوں اور بزرگوں کا احترام کرتے ہوں تو ایسے لوگ جب بوڑھے ہوجاتے ہیں' تو اس کی اولاد' پوتے' پڑپوتے اور اس کے شاگرد اور دوست وغیرہ سب اس کے خادم بن جاتے ہیں۔ اور پوری وفاداری اور خلوص کے ساتھ اس کی خدمت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس پر ایسے مہربان بناتے ہیں کہ وہ اس کی خدمت کرنے کو اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں اور اس کے برعکس جو آدمی بڑوں کا ادب واحترام نہ کرتا ہو' بوڑھوں بزرگوں خصوصاً والدین کی خدمت نہ کرتا ہو' بلکہ ان سے نفرت کرتا ہو تو

ایسے آدمی کا جب شباب وجوانی کے دن ختم ہوجاتے ہیں اور وہ بوڑھا ہوجاتا ہے تو لوگ بھی اسی سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور اس کو بالکل اچھوت سمجھ کر اس کے قریب تک نہیں آتے۔ بڑھاپے' ضعف اور کمزوری میں اس کی بری حالت ہوجاتی ہے اور بیوی' بچوں کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ اور عام لوگوں کی نفرت کا صدمہ اس پر مزید۔

سندی بحث: ابو الرحال الانصاری عن أنس بن مالک:

اس سند میں راوی ابوالرحال ہمارے ساتھ موجود نسخہ میں' سند میں بھی اور آخر باب میں بھی دونوں جگہ جیم کے ساتھ ابوالرجال لکھا گیا ہے اور تحفۃ الأحوذی کے نسخہ میں دونوں جگہ أبوالرحال' راء کے فتحہ اور حاء مشددہ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اور ترمذی کے موجودہ نسخہ کے حاشیہ میں تحریر ہے کہ سند أبوالرجال جیم کے ساتھ ہے اور آخر باب میں حاء (مھملہ مشددہ) کے ساتھ' اور ساتھ لکھا ہے کہ اسی طرح میں نے دہلی کے نسخوں میں پایا ہے۔ اور عرب سے منقول ایک صحیح نسخہ میں اس کا برعکس (یعنی سند میں حاء مھملہ مشددہ کے ساتھ اور آخر باب میں جیم کے ساتھ) ہے اور اس میں دونوں پر صحت کی علامت موجود ہے۔ صاحب تحفۃ الأحوذی نے اس پر کلام کیا ہے اور تین شواہد سے ثابت کیا ہے کہ عرب سے منقول نسخہ صحیحہ میں جو کچھ ذکر ہے' وہی صحیح ہے' یعنی سند ابولرحال راء کے فتحہ اور حاء مھملہ مشددہ کے ساتھ ہے اور آخر باب راء کے کسرہ اور جیم مخفف کے ساتھ ہے' اور سند میں مذکور راوی ابوالرحال انصاری بصری ہیں' ان کا نام محمد بن خالد یا خالد بن محمد ہے اور ابوالرجال' راء کے کسرہ اور جیم مخفف کے ساتھ ہے ان کا نام محمد بن حارثہ انصاری ہے' اور ان کی کنیت دراصل ابوعبدالرحمٰن ہے' اور ابوالرجال کی کنیت سے مشہور ہے لیکن یہ ان کا لقب ہے' کنیت نہیں ہے۔

## باب ماجاء فی المتهاجرين

○ حدثنا قتيبة أخبرنا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين والخميس فيغفر فيهما لمن لايشرك بالله إلا المتهاجرين يقول: ردو الهذين حتى يصطلحا. هذا حديث حسن صحيح. ويروى في بعض الحديث ذر واهذين حتىٰ يصطلحا ...... ومعنىٰ قوله "المتهاجرين" يعني المتصارمين...... وهذا مثل ماروى عن النبي ﷺ قال: لا يحل المسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاثة أيام.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ان دو دنوں میں ہر اس آدمی کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ

کرتا ہو بغیر ان دو آدمیوں کے جن دونوں کے درمیان قطع تعلق ہو تو فرماتا ہے کہ ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض حدیث میں اس طرح روایت کی جاتی ہے۔ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔ اور المتھاجرین (ایک دوسرے کو چھوڑنے والے) کا معنی ہے المتصارمین (یعنی قطع تعلق کرنے والے) اور یہ حدیث اس حدیث کی طرح ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی (مسلمان) کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

توضیح وتشریح:

پہلے ابواب میں گزر چکی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا حرام ہے۔ اور چونکہ غصہ وغضب انسانی فطرت میں موجود ہے گویا یہ اس کی ایک فطری کمزوری ہے۔ پس اس کی اس فطری کمزوری کی رعایت کی وجہ سے تین دن تک رخصت دی گئی ہے۔ لہذا تین دن تک بائیکاٹ پر گنہگار نہ ہوگا۔ پس اس حدیث باب میں جو یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو اس کو مغفرت ہوتی ہے مگر ان دو آدمیوں کی مغفرت نہ ہوگی جن دونوں کے درمیان قطع تعلق ہو۔ تو یہ بھی اس پر محمول ہوگا کہ یہ قطع تعلق تین دن سے زیادہ تک جاری رہے۔ ایک صحیح حدیث میں یہ مضمون ذکر ہوا ہے کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی (مسلمان) کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے پس جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیا اور (اس حالت میں) وہ مرگیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔)

اور غالباً اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے امام ترمذیؒ نے آخر میں فرمایا کہ یہ حدیث بھی اس حدیث کی طرح ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی (مسلمان) کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

تفتح أبواب الجنة:

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت پیدا کی گئی ہے جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور بعض ایام اور بعض اوقات میں اللہ تعالیٰ عفو ودرگزر اور اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دینے کے لئے اس کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور جنت کے دروازوں کو کھول دینا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خصوصی انعامات واحسانات کرنے کی علامت کے طور پر ہے۔

پیر اور جمعرات کی فضیلت : یوم الاثنین و الخمیس:

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر خصوصی انعامات ونوازشات کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ رمضان

المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ ہے اس میں بھی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم‘ پیر او رجمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے“اور فرماتے تھے ان دو دنوں میں بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اللہ تعالیٰ کو پیش کیا جائے اور (اس حالت میں) میں روزہ دار ہوں“ عرض اعمال کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کو شاید اس لئے پسند فرمایا کہ عرض اعمال کے دن تو معلوم ہیں‘ لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس وقت اعمال پیش کئے جائیں گے کہ بندہ اس وقت عبادت میں مشغول رہے۔اور روزہ ایک بہترین اور متبرک عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ ابتداء سے انتہاء تک سارے دن پر محیط ہوتی ہے۔اٹھنے بیٹھنے ‘سونے اور باتیں کرنے‘ ہر حالت میں انسان اس عبادت میں مشغول رہتا ہے‘ پس جس وقت بھی عمل اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوگا‘ اس وقت صاحب عمل‘ اللہ تعالیٰ کی ایک بہترین اور محبوب عبادت میں مشغول ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ مزید رحمت اور مزید احسانات وانعامات کا باعث ہوگا۔

<u>الا المتهاجرين</u>: یہ ہجر سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے چھوڑنا اور ترک تعلق کرنا۔یعنی جن دو آدمیوں نے دشمنی اور نفرت کی وجہ سے آپس میں سلام کلام چھوڑ دیا ہو۔اور قطع تعلق کر دیا ہوان دونوں کی مغفرت نہ ہوگی۔

يقول ـ ردوا هذين حتى يصطلحا : یعنی ان کے بارے میں یہ حکم صادر ہوتا ہے کہ ان دونوں کو ابھی واپس کر دیں‘ یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔یعنی ان کے گناہوں کی مغفرت نہ ہوگی‘ جب تک انہوں نے صلح نہ کر لی ہو۔

<u>ردوا هذين</u>: ذروا هذين ۔أنظروا هذين مختلف الفاظ سے یہ جملہ روایات میں ذکر ہوا ہے سب کا حاصل ایک ہے۔یعنی ان کے گناہوں کے بخشنے کا معاملہ ابھی ملتوی کر دیں اور ان کو صلح کرنے تک ویسے ہی رہنے دیں۔اس میں صلح کرنے کی ترغیب ہے اور بائیکاٹ کو برقرار رکھنے پر سخت وعید مذکور ہے اور وہ یہ کہ ایسے لوگوں کے گناہوں کی مغفرت نہ ہوگی ۔ پس اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر خدانخواستہ ایسی حالت میں موت آجائے تو اس قطع تعلق کا اور قطع تعلق کے دوران صادر ہونے والے تمام گناہوں کا بوجھ اس کے کندھوں پر رہے گا۔اور ان گناہوں کی مغفرت نہ ہوگی اور یہ ایک مسلمان کیلئے سب سے زیادہ غم اور پریشانی کی بات ہے۔لہذا گناہوں کی بھاری بوجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے ضروری بائیکاٹ کو ختم کرنے اور مصالحت کرنے میں جلدی کی جاوے۔ حدیث پاک میں ہے وخيرهما الذي يبدء بالسلام ۔یعنی ان قطع تعلق کرنے والے دونوں میں سے زیادہ بہتر آدمی وہ ہے جو کہ سلام میں پہل کرے۔